سوال

(361)جو شخص امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب میں نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے مسجد میں آؤں اور لوگ حالت رکوع میں ہوں ۔ تو کیا میں تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع کہہ کر ان کے ساتھ اسی حالت میں داخل ہو جاؤں اور کیا دعاء استفتاح پڑھوں یا نہ پڑھوں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

زیادہ افضل اور محتاط بات یہ ہے کہ وہ دو تکبیریں کہے ۔ ایک تکبیر تحریمہ جو کہ نماز کا رکن ہے اور اس تکبیر کو کھڑے ہو کر کہنا ضروری ہے اور دوسری تکبیر رکوع کے لئے اس وقت کہے جب وہ رکوع کے لئے جھک رہا ہو اور اگر رکعت کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو علماء کے صحیح قول کے مطابق تکبیر تحریمہ ہی کافی ہوگی کیونکہ دونوں عبادتیں بیک وقت جمع ہو گئی ہیں ، لہذا بڑی عبادت چھوٹی سے کفایت کرے گی ۔ اکثر علماء کے نزدیک رکعت بھی صحیح ہوگی کیونکہ امام بخاریؒ نے ''صحیح ''میں حضرت ابو بکرہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ اس وقت آئے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالت رکوع میں تھے تو انہوں نے صف تک پہنچنے سے پہلے ہی رکوع شروع کر لیا اور اسی طرح رکوع میں صف میں شامل ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«زادک اللہ حرصا ولا تعد» (صحیح بخاری)

''اللہ تعالی تمہارے شوق میں اضافہ فرمائے دوبارہ ایسا نہ کرنا ۔''

''یعنی دوبارہ صف تک پہنچنے سے پہلے رکوع نہ کرنا بلکہ مسجد میں داخل ہونے والے کو چاہیئے کہ وہ صف کے ساتھ مل کر رکوع کرے آپؐ نے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کو اس رکعت کے دوبارہ پڑھنے کا حکم نہیں دیا ، جس سے معلوم ہوا کہ یہ رکعت ہو گئی ۔ (1) ایسے نمازی کے حق میں فاتحہ ساقط ہو جائے گی کیونکہ اس کا محل باقی نہ رہا اور وہ قیام ہے ۔ جو علماء مقتدی کے لئے سورہ فاتحہ فرضیت کے قائل ہیں ، ان کے نزدیک اس حدیث کی صحیح توجیہ یہی ہے ۔ (شیخ عبد اللہ ابن بازؒ)

---

1. فضیلة الشیخ حضرت مفتی صاحب کی یہ رائے مضبوط دلیل پر مبنی نہیں اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو الفاظ ارشاد فرمائے تھے ۔ وہ تھے لا تعد جس میں کوئی احتمال ہیں ۔ ایک تو وہی جس کا تذکرہ فاضل مفتی صاحب نے فرمایا ہے کہ آئندہ اس طرح نہ کرنا ۔ اور دوسرا احتمال ہے (لا تعد) دوڑ کر نہ آنا ۔ اور تیسرا احتمال ہے کہ یہ لا تعد ہو یعنی ''اس رکعت کو شمار نہ کرنا'' اور چوتھا احتمال یہ ہے کہ لا تعد یعنی تو نماز نہ دہرا تیری نماز درست ہے ۔ اور اصول ہے کہ «اذا جاء احتمال بطل الاستدلال» ''جب ایک سے زیادہ احتمال ہوں تو اس سے استدلال جائز نہیں رہتا ۔ اس لئے مذکورہ الفاظ سے کسی ایک مفہوم پر استدلال کرنا صحیح نہیں بنا بریں مدرک رکوع کی رکعت کے صحیح ہونے کا فتویٰ دینا بھی غیر صحیح ہے ۔ کیونکہ مدرک

رکوع کے دو رکن فوت ہوئے۔ ایک قیام اور دوسرا قراءت فاتحہ اور نماز کا ایک رکن بھی فوت ہوجائے تو وہ رکعت نہیں ہوتی۔ تو پھر دو رکوع فوت ہوجانے کے باوجود اس رکعت کا شمار کرنا کسی طرح صحیح ہوگا؟ (ص۔ی)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ : جلد1]

صفحہ نمبر338

محدث فتویٰ